بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
مطبع نامی منشی نولکشور میں بحسن خوبی منطبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی شہنشاہ تو مین گدا
تو رکھ فوج دوم پہ لطف و عطا

ولایت سخن کا تو کر مجکو شاہ
نہ رکھ مجکو محروم میرے الٰہ

لکھون مصر کی پھر لڑائی کا حال
جو گذرا ہی اوس جا پہ بے قیل و قال

کرون نظم مین اوسکو پھر سر بسر
تو علم لدنی عطا مجکو کر

نعت جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

اوسیکے یہان چل قلم اب ذرا | لکھون یان ہے مین نعت خیر الوریٰ
شفیعِ امم پیشوا انبیا | جو مداح ہے اوسکا خود کبریا
جو ہین اونکے اصحاب والاتبار | ستون دین کے ہین شک نہین بیشمار

بیان وطن مصنف

وطن ہے قدیمی مرا رام پور | کہ ہےگا لقب اوسکا دار السرور
کہ دہلی اور لکھنؤ کے باشندگان | اقامت گزین ہین وہ مدت سے وان
اور ہے اوس محلہ مین میرا مکان | بتاتا ہون مین تجکو اے مہربان
جو املی ہے جھولہ کی مشہور نام | اوسی جا پہ ہے مسکن اپنا مدام
اور ہے نام میرا محمد حسین | کہ ہون خاکپاے امامِ حسین
نہ ملا نہ شاعر نہ ہون مین دبیر | سوا اک رسالہ کا بے دستگیر

مدح جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہ والی رام پور

ہمارے وطن کا جو نواب ہے / یہ اقبال شوکت اور یہ تاب ہے

سکندر سے صدہا ہیں چاکر وہان / اور دارا کی اوس جا نہیں گنتیان

یہ ہی عہد میں اوسکے انصاف داد / کہ شیر اور بکری میں ہی اتحاد

مدح صاحبان فرنگ رسالہ دوم

کیمل صاحب کرنیل عالی وقار / مقابل نہیں جنکے اسفندیار

فریدون جاہ اور منصف مزاج / زمانہ میں ہمسر نہیں انکا آج

نول صاحب کرنل شجاع و دلیر / مقابل نہیں جنکے ہژبر و شیر

ڈپٹ کرو وہ گھوڑے کو میدان میں / پکڑ لائیں رستم کو اک آن میں

یہ ہی ہیبت اونکی کہ ہنگام جنگ / عدو ڈالے ہتیار بس بیدرنگ

کیمل صاحب کرنل ہژبر ژیان / مقابل نہیں جنکے پیل دمان

نہیں تاب رستم کرے انسے جنگ / مقابل نہیں انکے شیر و پلنگ

کود اکرکے گھوڑے کو میدان مین | کہ مین زیر دشمن کو اک آن مین

بتاتا ہون مین صاف اے ذی وقار | یہ کرنیل دوم ہین والا تبار

میجر سالگانڈ صاحب بس ہین حلیم | نہین اسمین کچھ شک خدا ہی علیم

شجاع و مدبر اور ہین ہوشمند | امان دین عدو کو بھی زیر کمند

جواول ہے اسکو اڈرن ہوشیار | کمانیر وہ اسکے ہین والا تبار

جو باتین صاحب ہین چالاک و چست | عدو پر کیا حملہ ہو کر درست

قسم ہے خدا کی نہین اسمین شک | نہین دیکھا ایسا جری آج تک

سنا ہے یہ مین نے کہ رستم و سام | بڑے ہی دلاور تھے اور نیک نام

مجھو مرا یہ ہی ہے تمسے کلام | کہ ہمسر نہ تھے انکے رستم وہ سام

وہ ایسا دلاور ہے جنگی جوان | قلم وصف مین اسکے عاجز ہی یان

جو ہین پارسن صاحب ڈاکٹر | دلیر و شجاع ہین وہ عالی گہر

ارسطو زمان اور حاذق طبیب
طبابت مین یکتا اور ہین بس لبیب

سبحان اللہ کیا خلق کیا ہی مزاج
کیا زخمیون کے عدو کا علاج

جو میجر مگنس ہین از حد دلیر
کیا جا کے میدان مین دشمن کو زیر

اور اسٹیل صاحب جو ہین نوجوان
کرون مدح مین انکی خامہ روان

کہون گر شجاعت کا انکے بیان
تو ہون محو رستم کی سب داستان

بڑا ہی دلاور ہی وہ جنگ جو
زبون ہو گئے اُس سے جملہ عدو

ریپاٹلاک جیٹن ہین صاحب بہادر
بجا ہی کہون گر ہنر بر زبان

یہ کہتے تھے میدان مین ہر پکار
رہے کوئی دشمن نہ اب زینہار

جو اسٹاکلی صاحب ہین ذی حشم
دلیر و زبردست عالی ہمم

لئیے جنگ جو آئے میدان مین
عدو کو کیا کشتہ اک آن مین

سبب تالیف کتاب مع حال مصنف

یہ بندہ جو ہی خاکسار و نحیف
[illegible] صاحبان [illegible]

گذارش یہ کرتا ہی ای ذی وقار
[illegible]

منشی نہ شاعر نہ نازک خیال
[illegible] رسالہ کا آشفتہ حال

رسالہ جو دویم ہی فسخ سیر
ملازم وہان ہیگا ای ذی قدر

کہ ہی اندنون لکھنؤ مین قیام
بحکم کماں چیف والا مقام

جو گذرا برس ایک ای خوشخصال
لگے ہونے یان اسطرح قیل و قال

کہ فتنہ ہوا مصر مین ہو بپا
وزیر شہ مصر ہیگا جو تھا

شہ مصر کا جو ہی احمد وزیر
پھرا مصر کے شہ سے ہی وہ شریر

جو ہی مصر کا بادشاہ زمان
معاون ہوئین اوسکی ملکہ جہان

کہ ہی یہ رسالہ جو جویاے جنگ
پے جنگ گیا مصر بس بیدرنگ

غرض بعد بسیار جنگ و جدال ۔ کیا مصر کو فتح اے خوش خصال

جو موجد تھا فتنہ کا احمد وزیر ۔ کیا اسکو اک دم مین یارو اسیر

غرض بعد فتح مصر اے ذی وقر ۔ ہوا حکم یون ملکۂ دادگر

کہ ہے ہند کی جو کہ جنگی سپاہ ۔ وہ لندن مین آئیگی بے اشتباہ

ملاحظہ کرینگے شہ بحر و بر ۔ کہ ہے پرورش اوسکی مد نظر

گئے اس رسالہ سے انکے ی وقار ۔ محمد رضا خان والا تبار

وہ لندن سے جب آتے عالی ہمم ۔ سخندان خردمند فرخ شیم

یہ فرمائش کی مجھسے اے ذی حشم ۔ تو کر حال لندن کا سارا رقم

مگر مصر کی جنگ کا ہے جو حال ۔ وہ ہو مشتمل اوسمین رکھنا خیال

غرض ہر جگہ ہر مکان کا نشان ۔ بتایا مجھے خوب اے مہربان

مرے حال پر جو وہ عالی وقار ۔ عنایات کرتے ہین لیل و نہار

بسانِ بزرگان اے خوش لقا | نوازش وہ کرتے ہین صبح و مسا
بحسبِ اجازت سخن لنے ذی وقار | ہوا دل سے مصروف لیل و نہار
لکھا نظم مین مین نے اے ہوشمند | کرے تا کہ ہر ایک اسکو پسند
عجیب و غریب ہیگی یہ داستان | کہ سنکر کے خوش ہونگے پیر و جوان
مرتب ہوا جب تو اے خوشخرام | تو جنگنامہ مصر رکھا نام
مین کرتا ہون بیان سے عطفِ عنان | لکھون وصف اُن صاحبِ عالی نشان
دلیر و توانا ہین جنگی جوان | نہین ہمسر انکے ہو شیر ژیان
قوی زور ہین مثل غرندہ شیر | سوار جہانگیر ہین وہ دلیر
بڑے جنگجو ہین وہ شمشیر زن | بجا ہے کہون اونکو لشکر شکن
گئے رزمگہ مین جو ہو کر سوار | کیا کشتہ صدہا کو اے ذی وقار
کدا کر کے گھوڑے کو [illegible] | ملایا عدو کو تہ خون و خاک

عدو سوز ہی اونکی تیغ و تفنگ ۔ مخالف نہ جانبر ہو اوقت جنگ

قوی بازو ہینگے وہ مانند شیر ۔ نہ دیکھا سنا مین نے ایسا دلیر

کرون نام اونکا مین پھر عیان ۔ پٹنگ سنگ صاحب کہے ہی جہان

جو تیرھوان رسالہ ہی مشہور نام ۔ وہ کرنیل ہین اوسکے عالی مقام

محمد رضا خان عالی ہمم ۔ بیان کرتے ہین انکی خجستہ شیم

گئے اونکے ہمرہ تھی لندن کو ہم ۔ بڑے ذی مروت ہین فرخ شیم

فن جنگ مین ہین سبکے وہ بے نظیر ۔ عقیل و مدبر ہین وہ شیر گیر

عبد الصمد سے گر کرون بیان ۔ تو عاجز ہی مین ہی میری زبان

کرون مختصر مین سخن کو بیان ۔ سماتا ہی کوزہ مین دریا کہان

جو ہین میجر میگبی صاحب دلیر ۔ قوی پنجہ ہینگے وہ مانند شیر

گئے یہ بھی لندن کو ستی نامبر ۔ بہ ہمراہ کرنیل عالی گہر

بڑھتا ہی دلاور بہ جنگ آ تہا ۔ ہزاروں کئے کشتہ وقت وغا

آغاز داستان

ہوا سنہ بیاسی مین یہ شور و شر — پڑی جنگ احمد نے باندھی کمر

یہ افواج ہندی مین چرچا ہوا — سنو مصر مین فتنہ برپا ہوا

یہ دوم رسالے نے درخواست کی — لڑین مصر ہو سنکے یہی ہی خوشی

نول صاحب جو ہینگے مشہور نام — تو پاس اُنکے پہونچا رسالہ تمام

یہ کی عرض سب نے کہ اے ذی وقار — ہمین حکم ہووے تو ہوکر سوار

چلین جانب مصر لڑنے کو ہم — عدو کا کرین ناک مین جا کے دم

نول صاحب نے پھر دیا یون جواب — ابھی تم نہ اسمین کرو اضطراب

کرین لاٹ صاحب کو پہلے خبر — کہینگے وہ جیسا کرو سر بسر

وہان سے جو کچھ حکم لکھ آئیگا — اسی پر عمل کیجو تم برملا

نول صاحب نے یہ لکھا لاٹ کو — ہمارا رسالہ جو ہے نیک خو

لڑین مصر یون سے یہی ہے صلاح
نہ دشمن کو پھر لینے دینگے فلاح

اگر آپ کا حکم پاوے یہ فوج
تو چلے جانب مصر مانند موج

دیا حکم پھر لاٹ صاحب نے ہان
ستمگر سے جا کر لڑو بیگمان

تھی سوم جو تاریخ ماہِ اگست
روانہ ہوئی فوج چون پیل مست

ملی سب کو پھر توسہ ماہی طلب
ہوئے شاد کچھ تھا نہ رنج و تعب

گیا ریل پر لکھنؤ سے سوار
دیا سب کو پھر بمبئی مین اوتار

وہان سے بصد خرمی و خوشی
گئے بیٹھ اگن بوٹ پر پھر سبھی

جہاز اسقدر تیز رفتار تھا
ٹھہرنا اُسے سخت دشوار تھا

غرض رفتہ رفتہ جو پہونچے سویس
کہ ہے مصر کے بادشہ کا جو دیس

گئی یان سے پھر جلد جملہ سپاہ
جو ہے شہر دلچسپ سمعیلیہ

کیا پھر تو لشکر نے اُس جا قیام
کہ پانی کا بھی اُس جگہ تھا مقام

جو حملہ کیا فوج نے وانیجا	بذریہ ستمگر کو پس پا کیا

سبب اول جنگ

سنو دوستون مجھسے اب وجہ جنگ	کہ تھا ایک مدت سے عزم فرنگ
کہ لندن سے جب ہند آتے ہین ہم	اذیت سفر کی اٹھاتے ہین ہم
سمعیلیہ مین رہین جا کے ہم	سفر کی اذیت کا کچھ ہو نہ غم
غرض اس سخن سے یہ تھا مدعا	ملے ہمکو وان پر سکونت کی جا
کہ چندے وہان کرکے آرام ہم	روان جانب ہند ہون بیدرد و غم
روانہ وہین ایلچی کو کیا	کہا جانب مصر تو جلد جا
وہان پر جو سلطان ہین عالی مقام	یہ کہہ اسنے جا کر ہمارا پیام
جواب اوسکا جو کچھ وہ سلطان کہین	خبر اسکی تو جلد ابسے ہمین
سنا جبکہ پیغام اہل فرنگ	گیا جانب مصر وہ بیدرنگ

خراماں خراماں گیا شہ کے پاس | جو پیغام تھا وہ کیا التماس

کہا شاہ نے مجکو منظور ہے | نہیں رنج دل میرا مسرور ہے

جو ہی خاص ملک سے آفاق گیر | مطیع اُسکا ہون مین بسبب قدیر

مقام اپنا اُس جا پہ جا کر کرین | اجازت ہی میری طرف سے اُنھین

وزیر اُسکا تھا جو کہ احمد تھا نام | کیا جا کے یہ اُسنے شہ سے کلام

نہین چاہیے یان قیام فرنگ | نہ منظور ہووے پیام فرنگ

نہین سچ ہی ای شاہ انکا سخن | سمجھ لیجیے لینگے کر مکر و فن

نہ کر بات کو اُنکے اب تو پسند | نہ پہونچے کہین تجکو اُنسے گزند

یہ ہی عرض میری کرو اُنسے جنگ | مجھے دے اجازت تو اے بیدرنگ

کہا شہ نے تجکو ہوا ہی خلل | کیا قول سعدی پہ مین نے عمل

اگر شیر باشد وگر پیل جنگ | ز نزدیک من صلح بہتر ز جنگ

ہوا سنکے خاموش احمد عرب / گیا اپنے مسکن کو باصد تعب

فراہم کیا ایک جلسہ وہان / ہوے وان پہ حاضر سبھی مردمان

کہا اُسنے توفیق سب بے دین ہوا / پرستندہ تازہ آیین ہوا

لڑائی نصاری سے ہوونے ہم / کرو عہد و پیمان کھا کر قسم

ہوے متفق اسپہ پیر و جوان / ارادہ ہوا سبکا یہ بیگمان

کرو شہ کی تدبیر پہلے ضرور / نہ کچھ دین مین جسکے آوے فتور

نہ تھے ترک شامل تو من ای عزیز / سب عربی اور حبشی تھے ای باتمیز

سخن جب یہ احمد عرب نے سنا / کیا شاہ کو تخت سے پھر جدا

گریزان ہوا واںسے توفیق شاہ / ہوا پھر وہ ملکہ سے امدادخواہ

غرض ملک احمد عرب نے لیا / ذلیل اُسنے ہی مجکو در در کیا

ترے پاس آیا ہون فریاد کو / سزا جلد ہو اسکے بیداد کو

ہوا حکم مالک کا سے آفاق گیر | وزیر ستمگر کو کر لو اسیر

سبب دوم جنگ

سبب جنگ کا اور ای اہل ہوش | بیان میں کروں اسے سنو تم بگوش

وہ اسکندریہ جو شہر آباد ہی | کہ باشندہ وان کا ہر اک شاد ہی

سمندر کے تا پو پہ ای مہربان | بسایا سکندر نے وہ بیگمان

کہ ہی شامل مصر وہ ای عزیز | سنو گوش دل سے تم ای با تمیز

مہینہ رجب کا تھا ای باوفا | تھا اتوار کا روز ای خوش لقا

اک عیسائی تھا وان کا اور جوان | کیا قتل مومن کو اک ناگہان

معاً قتل اسکے ہوا بلوہ عام | مٹا صفحہ ہستی سے صد ہا کا نام

لڑے خوب عیسی و مومن وہان | ہوئی دونوں مین خوب جنگ کلان

ہوئی شاہ توفیق کو جب خبر | یہ چاہا کرے فیصلہ جلد تر

ہوا انصاف مانند شاہنشہان | کسی پہ نگذرے سخن یہ گران
ہوا شک یہ احمد کو شاہ زمان | ہوا ہی طرفدار عیسائیان
ہوا اپنے شہ سے وہ یون منحرف | ہوا اُسکا حال اور سپہ جنگ جشن
ہوا ایسے غصے مین پھر وہ جوان | کیا ہر طرف قتل پیر و جوان
جلایا سکندریہ کو اکدم مین آہ | کیا بندگان خدا کو تباہ
کہ برپا ہوا شور محشر وہان | نہین ہو سکے جسکا شمہ بیان
خدیو مصر کا پھر تو ناچار تھا | رفیق اُسکا تھا نے کوئی یار تھا
منادی کرادی یہ شہ نے وہان | کہ جتنے ہین اسجا پہ عیسائیان
حفاظت سے لیجائین سب جان و تن | نہ چلے جائین اور جا پہ بے محن
گئے بھاگ وہ انسے ملی جسکو راہ | رہا جو اُسے کردیا بس تباہ
سنی قیصر روم نے جب خبر | کہ احمد قریب ہیگا بیدادگر

روانہ کیا اوسنے ہمراز یک ۔ کہ احمد و توفیق ہوجائین ایک
یہ پیغام منظور شہ نے کیا ۔ جواب اسکا احمد نے پھر یہہ دیا
کہ مجکو نہین صلح منظور ہی ۔ صفائی سے دل میرا اب دور ہی
یہی ہی تمنا کہ روم و فرنگ ۔ اگر حوصلہ ہو کرین مجسے جنگ
کسی سے مین زنہار ڈرتا نہین ۔ بغیر از قضا کچھ مین مرتا نہین
مہیا یہان پر ہی سامان جنگ ۔ ہزارون ہی توپ و لاکھون تفنگ
وہ سردار جب یانسے واپس گیا ۔ زمین بوس ہو کر یہ شہ سے کہا
ہی توفیق شہ تو مطیع آپ کا ۔ ولیکن نہ احمد نے مانا کہا
تکبر سے اسنے کیا یہ کلام ۔ کہ سنتا نہین مین یہ تیرا پیام
سنا جبکہ سلطان نے یہ ماجرا ۔ طلب کر وزیرونکو پھر یہ کہا
نہین مانتا حکم احمد مرا ۔ کہو اسکی تدبیر ہو ویگی کیا

دیا پھر وزیرون سے انکو جواب ۔ کیا جانب شاہ پھر یہ خطاب

نہ مانے گا جو حکم سلطان کا ۔ عدو ہوگیا اپنی وہ جان کا

کہ ہمسر نہین شاہ سے کہ یہ نہان ۔ حقیر اور عاجز ہی وہ نابکار

یہی عرض ہیگی کہ ای بادشاہ ۔ سزا ہو اوسے اور ہو جلد تباہ

جفا پیشہ ہی مثل چرخ بلند ۔ کہ پہونچا خلائق کو اس سے گزند

سنا شاہ نے جب کہا ای وزیر ۔ کہ ہی بات تیری مجھے دلپذیر

جگہ ایک جلسہ کی طیار کر ۔ ہوا قیصر روم وان جلوہ گر

کہ تھے ایلچی ہفت کشور کے وان ۔ عقیل و حلیم اور تھے نکتہ دان

کہا تب یہ سلطان احمد عرب ۔ پھر اس شاہ سے مصر کے بے سبب

نہ مانے حکم کو بھی نہین بانا آہ ۔ یہ ہی مجھکو منظور ہو وہ تباہ

سنا جبکہ شہ سے یہ سب نے کلام ۔ ہوئے تب تو ششدر وہ حیران تمام

سبھون نے وہان جوڑ کر اپنے ہات | کہی قیصر روم سے پھر یہ بات

گرفتار کرنے کا ہو حکم اب | اسیر اسکو کر لائین ہم بے تعب

نگہ کی سوے ایلچی فرنگ | یہ کی عرض تب شہ سے کہ دیجئے نہین ننگ

مگر اک عرض ہے شہ باصفا | کرے معاف حاصل جو ہے شہر کا

لکھا شہ نے اقرار نامہ وہان | کہ حاصل کیا معاف سب نے جہان

کہ رو جاکے احمد کو جلدی خراب | کرو قتل یا قید اسکو شتاب

خدیو مصر کا ہے جو توفیق شاہ | رکھو سر پہ جا اسکے تاج و کلاہ

دکھا توسن خامہ اب تیزیان | لکھون رزم کی یا نسلے داستان

سمعیلیہ سے تھے قسا سین پر | جو پہونچی وہان فوج بے خطر

لیا چھین احمد سے کرکے دغا | متاع اور مال اور جو پاس تھا

مخالف ہوا جاکے اب قلعہ بند | کہ لشکر کو مصر کے نہ پہونچے گزند

اسم اوس قلعہ کا ہی تلل الکبیر | فراہم کیا اونسے لشکر کثیر

جوانان جنگی و جنگ آزما | اسی فکر مین تھے کہ کب ہو وغا

بکٹ پر شب و روز چلتی تفنگ | یہی تھی تمنا کہ کب ہووے جنگ

او سوم ترپ کا جو سردار تھا | بڑا ہی دلاور وہ جرار تھا

شب و روز اونکو یہی فکر تھی | الٰہی شکست کھاوے احمد عربی

اور یوسف خان سردار کا نام ہی | شجاعون مین اوسکا بڑا نام ہی

قوی بازو ہی مثل پیل دمان | مقابل مین اوسکی ہی رستم کہان

وہ سید امین گھوڑیکو دوڑاے تھا | نہ عربون کو خاطر مین کچھ لاے تھا

اور دوم ترپ کا جو سردار ہی | شجاع و عقیل اور ہوشیار ہی

اکڑتا تھا سید امین ہنگام جنگ | کرون جاکے دشمن کو آخر بتنگ

بتاتا ہون مین نام سن اے اخی | کہے ایک عالم اوسے عالم علی

محمد رضا خان جو سردار تھا | حقیقت مین از حد وہ جبار تھا

عقیل و مدبر وہ ہین ہوشمند | کہ ہی راے اونکی سبھونکو پسند

علی محمد رسالدار ہی | شجاعت بھی سب اونکی اظہار ہی

کیا اوسنے میدان مین ایسا جنگ | عدو پر ہوا عرصۂ زیست تنگ

اور ہین ایک سردار جو والا شان | کرون نام اونکا مین تم پر عیان

نراین سنگہ ہی نام ای خوش لقا | نہایت جری ہی وہ جنگ آزما

دلیر و شجاع ہی وہ جنگی جوان | لڑا ایسا میدان مین وہ پہلوان

کہ دشمن کا باقی نرکھا نشان | جہان دیکھا دشمن وہ پہونچا وہان

جو ہین اک ہزارا سنگہ عالی تبار | لڑے خوب میدان مین ہر سو پکار

سنو آسا سنگہ ایک ہین نوجوان | دلیری کا اونکے کرون کیا بیان

وہ ڈونسنگہ یہان پہ جو سردار ہی | دلیر و جری اور ہوشیار ہی

جو ہین مصطفے بیگ عالی تبار ۔ اور اک غنی خان ہین بیٹے برزو قمی قار

ہین اک عبدالرحمن سید یہان ۔ غلام محمد ہین اک مہربان

شجاعت یکا انکے کردن کر بیان ۔ یہ ہین چارون مانند شیر ژیان

نبرد آزما غنی خان نامدار ۔ ہوئے جاکے میدان مین دشمن سے چار

جو میدان مین وہ کھینچکر تیغ تیز ۔ ہوئے جا مخالف سے گرم ستیز

مخالف نے جو اونکے ماری تفنگ ۔ ہوئے ضرب سے اوسکے عاجز وہ تنگ

مگر زین پہ قائم رہا نامدار ۔ ہلا زین سے ہرگز نہ جنگی سوار

علم کرکے پھر تیغ جنگی جوان ۔ چلا سمت دشمن کے وہ پہلوان

یہ جا مارکے قتل بس جنگیان ۔ رکھے اوسکے تن پر نہ سر کا نشان

[illegible] کیا تھا اوسی پہلوان ۔ طلب کی مخالف نے اوس سے امان

پڑا شیر نر سا وہ جب یاس سے ۔ اوان وی مخالف کو کرکے تنگ

جو ہین گنڈہ سنگہ ایک سرداریان | دلیری ہے بس انکی سب پر عیان

امیر محمد جو منشی ہین ایک | دلاور عجب اور وہ ہین مرد نیک

اور منشی ہین وہ جو انگریزی خوان | علی محمد ہے نام انکا جان

جو پاس انکے آجاے لڑنیکو پل | نہ ہو اسکو مقدور جنگ و جدل

علی محمد ہین مرزا یہان | کہ عاجز ثنا مین ہے انکے زبان

سنو مجھسے انکی شجاعت کا حال | وہ استاد رستم ہین بہ پیل و قتال

ڈپٹ کر گے گھوڑا بمیدان جنگ | کیا قافیہ خوب دشمن کا تنگ

کہ ہین میر منشی بھی وہ ذی وقار | بڑے پہلوان ہین وہ عالی تبار

وفادار جو ہین تصدق حسین | بجز قتل دشمن نہ تھا انکو چین

رسالہ کھڑا تھا صف جنگ مین | وہ تھے اسمین شامل فرنٹ رنگ مین

اکیلا نکل صف سے وہ شہسوار | چلا طرف دشمن کے وہ یون للکار

کہ ہی کوئی ایسا کرے مجھسے جنگ | کہ جانبر نہو مجھسے شیر و پلنگ
مری تیغ بران ہی خارا شکن | کرے قتل دشمن کو یہ بے سخن
مقابل مین آیا نہ کوئی جوان | عدو کو ہوا خوف جان بیگمان
جو ہین اک وفادار عبدالعزیز | فن جنگ مین رکھتے ہین ان بس تمیز
جو منصب علیخان وفادار ہی | وہ جملہ شجاعون کا سردار ہی
اک ہی مصطفے خان عالی تبار | نہین اسکو عہدہ وہ ہی بس سوار
بکٹ کے وہ پہرہ پہ تھا جنگجو | دلیری مین اسکے نہین گفتگو
بکٹ تھا مخالف کا جس جگہ پر | ہوا ایک صاحب کا اس جا گذر
جو صاحب کو دیکھا بکٹ نے بغور | یہ چاہا کرین قتل اب کرکے دوڑ
وہ لیکے تیغ برہنہ بکف | سب چلے سمت صاحب کے از ہر طرف
گریزان ہوا صاحب ارجمند | مبادا مخالف سے پہونچے گزند

تعاقب مین آنے نے عدو کے نشوا
کیا حملہ صاحب پہ اسکے جوان

جو تھا مصطفی خان جنگی جوان
ڈپٹ کر کے گھوڑا پہ پہونچا وہان

خبردار صاحب نہ ہو خوفناک
کرون ایکدم مین مین انکو ہلاک

باقبال ملکہ ثریا علم
کرون قتل اک اک کو بے رنج و غم

سلامت رہا صاحب نامدار
عدو کو جو پہونچا وہ عالی تبار

گریزان ہوے بس عدو کے سوار
بکٹ پر لیا جا کے پھر تو قرار

کہان تک مین لون ان جوانونکا نام
کہ ہی انکا ہمسر نہ رستم نہ سام

یہ کہتے تھے ہر روز صبح و مسا
پراگندہ ہو مصریون کی سپاہ

غرض حملہ سردار سرہنگ سب
ہر اک یون کہا کرتا تھا روز و شب

کرو قتل احمد کو اب کر کے جنگ
نہین چاہیے کرنا آتی درنگ

ارادہ یہ کرتی تھی جابہ سپاہ
کرین اسکے لشکر کو جلدی تباہ

غرض اک دن کرکے سامان جنگ ۔ بڑھا آگے احمد عرب بیدرنگ

اودھر سے چلی جب مخالف کی فوج ۔ چلی پھر تو یہ فوج مانند موج

چلی دونون جانب سے توپ و تفنگ ۔ سحر سے ہوئی شام تک خوب جنگ

جو دیکھا تھا مین نے وہان غور کر ۔ پڑی تھی وہان نعش ادھر اور اودھر

نوین تھی ستمبر کی ای خوش خصال ۔ بہم لشکرون مین تھا جنگ و جدال

ہوئی خائف احمد کی ساری سپاہ ۔ ہوے کشتہ لاانتہا اور تباہ

ہوا آخر کار یہ قاعدہ بند ۔ کہ لشکر کو میرے نہ پہونچے گزند

ڈرا لشکر انگریز کا اسقدر ۔ کیا فوج دشمن کو زیر و زبر

ہراسان و ترسان ہوے سب عدو ۔ انھون نے نہ نعشونکی کی جستجو

مقام معین پہ لشکر نے آ ۔ دیا آکے سب کو یہ مژدہ سنا

کہ اب جلد مارینگے دشمن کو ہم ۔ کرو تم یقین اب خدا کی قسم

ہوا سب سپہ کا یہی مشورا | کرو فتح قلعہ ڈرو مت ذرا

کیا عہد و پیمان محکم بہم | کہ مرنے کا ہمکو نہیں کچھ بھی غم

ستمبر کی تیرہ کو دھاوا کیا | لیا گھیر قلعہ کو کرکے وغا

تفنگ اور توپین چلین بیدریغ | کیا گھیر کر سب کو بس زیر تیغ

مرے آخر کار دشمن جو تھے | تو خون کے وہان خوب دریا بہے

لگائے جوانون نے پستول تول | لڑے خوب جنگی جوان دلکو کھول

گیا بیٹھ احمد عرب ریل پر | ہوا جانکا اسکو خوف و خطر

گریزان ہوا لیکے وہ اپنی جان | یہ کہتا تھا ہر دم با آہ و فغان

کیا کیسا چرخ ستمگر نے آہ | کیا میرے لشکر کو بالکل تباہ

رہا پاس میرے نہ جاہ و حشم | عجب میرے دل پر ہے رنج و الم

پراگندہ لشکر ہوا سر بسر | کسی کو کسی کی نہیں کچھ خبر

سوار او پیدل تھے بیحد تمام | زبان پر تھا اونکے یہ یارو کلام

امان و امان و امان و امان | یہ کہتے تھے وہ خوف جانسے وہان

ہوا حکم یہ افسران فرنگ | کہ ہتھیار لوانسے اب بیدرنگ

سلحہ را ببنید از وہ خویش گیر | جوانون نکرنا انھین تم اسیر

دیے ڈال ہتھیار سب نے وہان | نہ تھی تاب جنگ انکو ایمہربان

ہوے کشتہ و خستہ برنا و پیر | پڑی تھین وہان لعشین یارو کثیر

ہوا قلعہ سے جبکہ احمد فرار | لیا جاکے گھر مین اسنے قرار

تعاقب مین اسکے یہ لشکر گیا | اسیر اسکو دم مین سب نے کیا

کیا پا بزنجیر اسے برملا | کہا سب نے باغی کی ہے یہ سزا

وہ قبضہ مین لائے جو تھا ملک و مال | خوشی سے سپہ کا ہوا رنگ لعل

عجب وہ تھا قلعہ جو مصر کا | گذر فوج ملکہ کا اس مین ہوا

گلی کوچہ بازار اور بھی جا بجا ہوا فوج گورے کا پہرہ کھڑا

تھا اک مصر میں قلعہ وہاں رہ محل کہ واقع وہاں پر ہے دریا نیل

تب پانچواں اور چھٹا واں گیا تسلط کیا جا وہاں پر چلا

شم البحر اس قلعہ کا ہے نام وہ ہے لائق سیر اے خوشخرام

نہ دیکھا سنا ایسا قلعہ کہیں نہیں ہے نہیں ہے نہیں ہے نہیں

غرض کر کے اے مہربان انتظام کیا مصر کی خلق کو اپنا رام

فرنگی نے لشکر سے پھر یہ کہا نکرنا رعیت پہ محشر بپا

رعایا سے گر ہو کوئی جنگجو ملیگی سزا اسکو بے گفتگو

جو ہیں مصر کو دیکھا گلزار تھا بشر وانکا ہر اک طرحدار تھا

مکان مثل جنت مکین مثل حور یقین جاننا ہے محبوب ضرور

صفائی سڑک کی تھی ان اسطرح ہو رخسار معشوق کی جسطرح

درختوں کی تھی وان دو رویہ قطار
تھا سایہ نگر کی تھی وان رہنما

لگے اُسمین فوارہ ہین جابجا
کہ ہی باغ ہر اک مکان مین لگا

مکان اُسمین ہی اک عجب عالیشان
کہ ہی وہ زیارتگہ مومنان

رکھا اُسمین تھا جبکہ فرق حسین
ہوا وہ مکان جبسے بازیب و زین

محلہ ہی در مصر خانہ خلیل
زیارت وہان ہیگی بس بے دلیل

کیا مین نے اسواسطے آشکار
نہین مردم ہند کو اعتبار

یہ ہی قول اُنکا غلط ہی سخن
نہین سمجھے یہ مصر ہی مکر و فن

جو ہی بیچ قلعہ کے تاریک چاہ
کہ یوسف ہوئے قید تھے اُسمین آہ

زلیخا نے ای مہربان کر کے کید
کیا اُس کنوے مین تھا یوسف کو قید

وہ یوسف کا زندان مشہور ہی
نہین عقل سے یہ سخن دور ہی

کہ بانی ہی اُس چہ کا کماری عزیز
بنایا مین نے اُسکو ہوا جب تمیز

ملیگی اُسی شمع [illegible] کو اس خیمہ کی راہ — خضر سا اگر ہو کوئی رہنما

ہی مسجد بھی اک اُن پہ بازیب زین — کہ مثل اُسکے دیکھی نہین ہی کہین

کہ فرش اُسمین ہی سنگ مرمر کا سب — یقین جان اسکا نکر تو عجب

فرین ہی بس وہ بہ نقش و نگار — ملائک کا ہوتا ہی اُسمین گذار

درخشان ہین جو اسمین فانوس جھاڑ — کھلے نور کے گویا بس ہین کواڑ

فرشتونکا ہوتا ہی اسمین نزول — دعا ہوتی ہی سب کی اسمین قبول

اور ہی مقبرہ اسکے اندر عزیز — مرتب طلا سے کیا جب تمیز

چو پرسیدم از شیخ گفتا ز من — ہی مدفن محمد علی شاہ زمن

جو مسجد ہی دہلی کی ای مہربان — جمیع مردم ہند پر ہی عیان

نہین ایسی مسجد بروے زمین — نہین کچھ بھی شبہ اسمین کر یا یقین

یہ کہتا ہون مین سچ تو کر یا یقین — کہ اُسکے مقابل نہین ہی نہین

یہ سمند قلم کی پھرا اب عنان ۔ کرا غراز کا فوج ہند کے بیان

خدیو زمان ملکۂ بحر و بر ۔ طلب کرتی ہین فوج کو جلد تر

جو لندن کیا فوج کو ہی طلب ۔ ملاحظ مین گذریگی یہ فوج سب

یہ ہی خوش نصیبی سپہ کی عیان ۔ قدمبوسی حاصل ہو ملکہ جہان

یہ فرمان آیا کہ ہند کی سپاہ ۔ روانہ ہو لندن کو با عز و جاہ

یہ فرماتی ہین ملکہ بحر و بر ۔ لڑے مصریون سے جو ہین شیر نر

وہ لندن مین آئین بہ توقیر و شان ۔ عطا ہوگا خلعت برسم شہان

سنا حکم جس وقت ملکہ جہان ۔ لگے کہنے باہم یہ شادی کنان

وہ لندن جو ہی شہر جنت نشان ۔ زہے قسمت اپنی جو پہونچے وہان

کہین جسکو لندن پرستان ہی ۔ حسین وان پہ ہر ایک نشان ہی

بفرمان حکم ملکہ بحر و بر ۔ ہوئے جانے کو مستعد جلد تر

رسالہ جو دوم یہ ہی نایاب خو — گئے یانسے سردار ذی شان دو

کرون نام انکا مین تمپر عیان — نہایت جری ہین وہ دونون جوان

محمد رضا خان ہی اُنکا نام — شجاعت مین اُنکے نہین کچھ کلام

اور ہین اک نراین سنگہ عالی تبار — جوانمرد خوش خلق وہ ذی وقار

علی محمد وفعدار تھے — سے چلے سمت لندن بلطف و خوشی

گئے اور دو ہین یہانسے سوار — کہ کرتا ہون مین تمپہ نام آشکار

سنو مجھسے ہی اک غلام حضرت خان — اور وریام سنگہ دوسرا ہی جوان

غرض اور سردار عالی الانشان — گئے اور فوجونسے بس بیگیان

سوویس سے ہوئے ریل پر یہ سوار — وہ پہونچے سکندریہ عالی تبار

وہانسے اگن بوٹ پہ ہو سوار — چلے طرف لندن کے لیسل و نہار

عجب طرز کا تھا مجبو جہاز — کہ کل کام کل سے ہوا اسکا ساز

عریض وطویل اور تھا سر بلند | وہ تھا سب جہازوں سے بیشک دوچند

دیواریں اور چھت اسکی بلور کی | ڈھلے سانچے مین وہ بس نور کے

آلِ آئینہ تھا اوسکی چھت مین نصب | جسے دیکھ حیران ہوئے سب کے سب

درخشان وہ تھا چون مرآۃ آفتاب | فلک دیکھ اسکو ہوا غرق آب

اور کمرے بھی سکے سجے ہین تمام | کہ ہی شیشۂ آلات سے انمین کام

اور زمین فرش سے بھی وہ آراستہ | نہایت ہی دلچسپ و پیراستہ

جو گلدستوں مین ہین نئے رنگ کے پھول | لگے دیکھ خلد برین کو بھی بھول

موکل جو ہین اسکے زرین کمر | تھے ہر کام مین چست و چالاک تر

سمندر مین ایسا ہوا وہ روان | صبا کو ملا پھر نہ اسکا نشان

کہ تھا ناخدا وہ خدای کریم | کہ ہی نام جسکا غفور الرحیم

سمجھ لے سمندر کو تو آسمان | جہاز اسپہ تھا مثل مہ کے روان

عقب اُسکے رہتا تھا مرغِ نظر — نہ پہونچا وہ آتش تک گرے بال و پر

یہ ہے قدرت کاملہ بے نیاز — ہوا گھاٹ پر جا کے لنگر جہاز

رواں تھا اگن بوٹ لیل و نہار — کہ پہونچا تھا دس دن میں ہی ذی وقار

تو سن مجھسے اب گھاٹ کا نام بھی — کہ ہے پوسٹ سٹ اُسکو عالم سبھی

فروکش ہوئے وانپہ ای ذی وقار — ہوئے ریل پر پھر وہانسے سوار

محلہ ہے لندن مین جو میل ڈن — کہ اسٹیشن اُس جا ہے ای جانِ من

فروکش ہوئے ریل سے وان عزیز — یقین جان اسکا اگر ہے تمیز

خلائق تھا وانپہ اک اژدحام — ہوئی پھر تو لندن مین یہ دھوم دھام

کہ ہند کی سپاہ آج آئی ہے یان — وہ ہے لائقِ دید ای مہربان

اک عالم تھا اُمڈا ہوا چار سو — وہ کرتے تھے باہم یہی گفتگو

جو ہے ہند کی یہ سپاہِ دلیر — کیا مصریونکو اسی نے ہے زیر

گئے بھول مارے خوشی کے تمام — گئے بھول اپنا وہ سارا ہی کام

وہاں اک مکان ہیگا جو عالیشان — زمین جسکی ہی ہمسر آسمان

صدر لینڈ ہوس اسکا نہا ہی نام — بانواع صنعت سجا وہ تمام

لگے اسمین ہین لعل پتھر کی جا — اور یاقوت اینٹونکی جا ہی لگا

کہ ہی شاخ مرجان لکڑی کی جا — اور آہن کی جا سیم خالص لگا

طلائی ملمع کی اوسپر بہار — جسے دیکھ مانی ہوا شرمسار

جو لٹکے دُر دانہ ہین جا بجا — بطرز پسندیدہ ہین خوشنما

جو ہی سیپ کا فرش اُسکا تمام — نئے رنگ کا اوسپہ سارا ہی کام

اور ہر سمت تصویرین جو ہین نصب — نہایت ہین وہ دلکش نگر و عجب

وہ صنعت کی تصویرین ہین شوخ رنگ — جسے دیکھ بہزاد و مانی ہون دنگ

تو سن مجھسے اب روشنی کا بیان — ہوا رات کو رشک طور وہ مکان

کہوں کیا مکاں کا وہ انداز تھا | کہ مرغ نگہ بھولا پرواز تھا

غرض تھا تکلف کا سارا مکاں | جو تھا عیش کا سارا ساماں وہاں

مطابق حکم ملکۂ آفاق گیر | ہوئے اُس مکاں میں سکونت پذیر

عجب شہر لندن ہے رشک جناں | کہ ہے وصف میں اُسکے قاصر زباں

سنو مجھسے ادنی وہاں کا بیاں | کہ کثرت سے انسان بستے ہیں واں

بتاتا ہوں میں تجھکو تعداد بھی | کروڑ پانچ مردم رہیں ایکجی

کہ چھلتا ہے شانہ سے شانہ وہاں | نہیں استہ وہم کو بھی وہاں

فہیم اور ذکی واں کے باشندگاں | کہ مثل مسیحا ہیں پیر و جواں

عمارت وہاں ہے عجب عالیشاں | کہ ہے ہر مکاں ہمسر آسماں

اور ہیں ساکناں اُسکے مہر جبیں | نہیں لندن ہے بلکہ خلد بریں

بطرز پسندیدہ آباد ہے | رعایا وہاں کی ہر اک شاد ہے

سڑک صاف تر از رہ کہکشان — نہین خار و خس کا کچھ اُسپہ نشان

دو رویہ درختونکی ہی بس قطار — نہ سردی نہ گرمی ہی وان زینہار

جو بازار دلکش ہی اک خوشخصال — جسے دیکھ حیران ہو وہم و خیال

دوکان اُسکی ہر ایک آراستہ — بطرز پسندیدہ پیراستہ

زمرد کے ہین اُسکے دیوار و در — وہ صنعت کہ حیران ہین وہم و نظر

دھرے طاقونمین شیشہ ہای شراب — بطرز پسندیدہ با آب و تاب

رکھے چار سو شیشہ ہای گلاب — درخشان و روشن ہین جون آفتاب

جو تھا فرش اطلس کا اُنمین بچھا — بجا ہی کہون گر اُسے بے بہا

جواہر فروشونکی جو ہین دوکان — بجا ہی کہون گر جواہر کی کان

جواہر ہر اک اُنمین ہی بے بہا — جسے دیکھ دل مشتری کا بہا

اور ہین ایک جانب کو بیٹھے بزاز — کہین جلوہ گر وہ بانداز و ناز

سجے ایسے ہین لبس وہ تن زیب گر — جو دیکھے انکو کمخواب آئے نظر

کہ ہی نینسکھ انکا دیدار مار — دل قدسیان ہو ہین اس پر نثار

کرون جسم کی گر صفائی بیان — رہے ہاتھ ململ کے سارا جہان

کہ ہین تھان ہر قسم کے آئینہ یان — حریر و کتان اور آب روان

جو میوہ فروشونکی ہی وان دکان — وہ ہی لائق دیدای مہربان

ہر اک جا پہ میونکا انبار ہی — خریداری کا گرم بازار ہی

وہ کہتے ہین یہ دیکھ ہر سو نگار — نیا میوہ آیا ہی یہ ابکی بار

چنے خوانچون مین ہین تازہ انگور — کہ دیکھ انکو جی کی کدورت ہو دور

اور اک سمت ہین مالنین بھی شریف — لیے ہاتھو مین دستہ ہاے لطیف

غرض شہر ہی رشک خلد برین — جسے دیکھ حیران ہی چرخ برین

کہ ہی ہر مکان وان طلسم عجیب — لکھے وصف لندن کا یہ کیا غریب

کہ مانی و بہزاد ارژنگ چین / ہوئے دیکھ حیران وہ نقش نگین

جو باشندہ وان پہ ہین تباہی و فقر / دعا مانگتے ہین یہ شام و سحر

اگر بعد عمرون خداے کریم / عطا کرتے جنت ز لطف عمیم

کرین عرض یارب یہ بیداد ہی / رہین جاکے لندن یہ فریاد ہی

نہین ہمکو درکار خلد برین / ملے ہمکو لندن مین تھوڑی زمین

مگر ہاے قسمت کہ ہین بدنصیب / نہ لندن گیا کیا برا تھا نصیب

ہوا شام کو روشنی سے یہ نور / بجا ہی کہون گر تجلی طور

کرون روشنی کا مین کیا بیان / ہوئے لاکھون پچشاخہ روشن وہان

نصب لالٹینین جو ہین جابجا / کہون گنبد نور تو ہی بجا

فلک پر جو روشن ہی ماہ منیر / ہوا آگے اُس روشنی کے حقیر

زبان اور قلم کو یہ طاقت کہان / کرے وصف لندنکا جو وہ بیان

اک صاحب ہین لندن مین فرخ نہاد ‏ فلک قدر ذی فہم عالی نہاد

کرون نام انکا مین ٹمسن عیان ‏ انگلینڈ استو صاحب کہے ہے جہان

شہ ہفت کشور کے ہین وہ وزیر ‏ ذکی و عقلمند روشن ضمیر

بعہدہ وزارت وہ ممتاز ہین ‏ حقیقت مین وہ لائق اعزاز ہین

وہ ہین کشور عقل کے بادشاہ ‏ کہ ہین سلطنت کے بڑے خیرخواہ

جوانمرد خوش خلق عالی تبار ‏ ہمہ صفت موصوف وہ ذی وقار

مدبر عقلمند ہین وہ وزیر ‏ اور ہین کام مین سلطنت کے مشیر

سخی اور شجاع اور ہین نیک ذات ‏ مروت مین یکتا وہ عالی صفات

بڑے ذی وقر ہین وہ عالی گہر ‏ جو خوش خلق بھی ہین وہ فرخ سیر

کہ ہین اُنکے اوصاف حد سے سوا ‏ زبان اور قلم سے نہوویں ادا

جو ہین لاٹ ہا ٹمسن عالی وقار ‏ سخندان خردمند ذی اختیار

مبارک خصائل ہین وہ نامور — خجستہ شمائل ہین فرخ سیر

سخن فہم دانشور و ہوشیار — حلیم و شجاع ہین وہ عالی تبار

عقلمند روشن دل و ذوفنون — اور ہر کام کے عقل سے رہنمون

کہ ہین انڈیہ کے یہی مہتمم — فلک قدر ذیجاہ عالی ہمم

یعنی کشور ہند کے ہین زیر — مدبر خردمند روشن ضمیر

اور ہین سلطنت ہند کے فرمانروا — رعیت نواز ہین نہین شک ذرا

کہ از جانب ملکۂ آفاق گیر — وہ ہین کشور ہند کے دانا وزیر

جو ہین وارث تاج و اورنگ زر — پرنس آف ویلس صاحب والاگہر

یہ فرزند ہین ملکۂ بحروبر — جگر گوشۂ و نور چشم بصر

کہ زیبندہ ہے انکو ہی تاج و کلاہ — سزاوار اورنگ ہین وہ عالیجاہ

سپہر خلافت کے نیّر ہین وہ — کہ شایان دیہیم و افسر ہین وہ

عیان چہرہ سے فر شاہنشہی — کہ زیبا ہی بس انکو فرماندہی

دلیری مین یکتا بتدبیر پیر — مروت سخاوت مین ہین بے نظیر

کہ بہر قدمبوسی جو جان نثار — گئے پیش شاہزادہ والا تبار

رکھا پاون پر سر بعجز و نیاز — بہ پیش ملکزادہ سرفراز

ہوئے یون زبان سے وہ گوہر فشان — یہ فرماتے تھے وہ ثریا نشان

کہ ہی ہند کی جو سپاہ شیر نر — ہم ہین آئے ہی بس خوش سنو گوش کر

خوش اخلاق ہین سبکہ والا تبار — کیا جان نثارون کا از حد وقار

جو ہین وصف انکے فزون از رقم — قلم ہیگا عاجز یہان یک قلم

جو شاہزادہ دوم ہین والا تبار — دلیر و منہر مسند عالی وقار

کہ ڈیوک آف کناٹ ہیگا انکا خطاب — دلاور جوان ہین وہ عالیجناب

پئے جنگ جو مصر آئی سپاہ — بحکم جہاندار کیوان کلاہ

کہ تھے اُسکے ہمراہ بھی نامدار — دلیر و جوانمرد و عالی تبار

بداندیش سے ہوگے گرم جنگ — گیا بھاگ میدان سے اپنے زنگ

لڑے شیر نر ہین وہ جنگ آزما — رہے تا ابد وہ بہ ظل اِلٰہ

لکھا تو سن خامہ اب شوخیان — لکھا اب مدح جرنیل صاحب بیان

وہ جرنیل ذی جاہ والا گہر — کہ خورشید جسکو جھکاتا ہے سر

پئے رزم جو مصر کو تھی سپاہ — یہ تھے اُسکے جرنیل کیوان کلاہ

بتاتا ہون مین نام سن اے جوان — کہ میکفرسن صاحب ہے جہان

یہ جرنیل جو ہین سنگے فتح سیر — معاون سپاہ ہند کے ذی ہنر

بہ پیش شہنشاہ گیتی ستان — ہوئے لشکر ہند کے ثنا خوان

سفارش سے اِنکے سن اے ذی وقار — ہوا لشکر ہند کا افزون وقار

دلیر و مدبر ہین عالی مقام — فن جنگ مین کامل ہین وہ ذو الکرام

دعا ہی مصنف کی شام و سحر — جہان مین ہین شاد وہ ذی قمر

پھرا شہب خامہ کی اب عنان — کرون اک مکان کا مین تمسے بیان

بکنگھم پالیس ہی اسکا نام — کہ مثل بہشت ہیگا بس وہ تمام

زبرجد کے ہین اسکے دیوار و در — فرین منقش ای عالی گہر

کہ پہلی قدمبوسی ملکہ جہان — اسی جاپہ کی حاصل ای مہربان

ہوے تھے اسی جاپہ سجدہ کنان — بہ پیش شہنشاہ کشورستان

پریڈ ہارس گارڈ اک جگہ ہی وہان — فراخ ہیگی وہ مثل صحن آسمان

سلامی کا چکر برسم شہان — ہوا تھا اٹھارہ نومبر کو وان

پھر آتا ہون اسپ قلم کی عنان — کرون تمسے اک حال تازہ بیان

کہ لندن سے ہی اک جگہ ساٹھ میل — بسان بہشت برین ای خلیل

محل ایک ہیگا وہان عالیشان — بلندی کا اسکے کرون کیا بیان

نہایت وہ دلکش ہے خاطر پسند ۔ زمین اُسکی چرخ بریں سے بلند

چمکتے ہیں جو اُسکی دیوار و در ۔ جڑے ہینگے کثرت سے لعل و گہر

مصفا مطلا جو ہے سر بسر نگار ۔ با آئین دلچسپ ای ذی وقار

چمکتا ہے ہر برج خورشید سا ۔ بصد قدر و تمکین وہ ہیگا بنا

ہر اک کنگرہ اُسکا بس ہے بلند ۔ کہ قصر فلک سے ہے ہمپایہ و چند

کہ ہے ونسر کیسل سنو اُسکا نام ۔ تکلف سے ہے بس سجا وہ تمام

جہاندار ملکہ شہ دادگر ۔ خداوند اورنگ با تاج و زر

ہوئیں ایکدن جو وہاں جلوہ گر ۔ بجاہ و حشم اور بصد کر و فر

شہ روس اور روم فغفور چین ۔ جلو میں تھے حاضر یہ جملہ وہین

سپاہ بیکران تھی ہمین بیشمار ۔ سوار اور پیادہ کی ہر سو قطار

ہوئی وانپہ استادہ یکسر سپاہ ۔ بحکم جہاندار کیوان کلاہ

زروے نوازش و لطف و عطا
طلب جان نثار و نکواون جا کیا

ثناخوان ہوئین ملکہ بحر و بر
کہا سب سپاہ سے سنو گوش کر

کہ ہین ہند کے یہ جوان شیر نر
کیا مصریون کو جو زیر و زبر

عدو کو کیا ہی اسیر و خوار
کیا دشت کو خون سے لالہ زار

یہ فرمایا اور تمغۂ لعل و زر
گلے مین دیا ڈال باکر و فر

ہمارا کیا ایسا عزّ و وقر
رہے دیکھ حیران جن و بشر

کہ ایسا شہنشاہ ذی اقتدار
ہوا ہمسے خوشنود ای ذی وقار

مطیع جسکے ہین سرکشان جہان
کہ ہی تاج بخش او گیتی ستان

کرین شکر حق رات دن ہم ادا
ہوا ہمسے خوش شاہ کشور کشا

ہمین ہندیون کو آج اعزاز ہی
رو سلطنہ مند پہ ہین ناز ہے

بھلا کیون نہو نازاں ہی عالی جاہ
ہوا ہی خوشی شاہ خورشید جاہ

نومبر کی اکیس تھی خوش لقا — کیا تحفۂ مصر ہمسکو عطا

عنایات لطف و نوازش کرم — جو کی ہم پہ ہندوں لسکہ اتم

غرض بعد ازان ملکۂ تاج ور — برسم شہانہ و با کروفر

ہوئین سمت وکٹوریا جلوہ گر — بجاہ و حشم وہ خجستہ سیر

جہاندار ملکہ شہ بے نظیر — شہان جہان جسکے فرمان پذیر

ہوئین تیسرے روز پھر جلوہ گر — بصد حشمت و شوکت و کروفر

ہوئی ایستادہ وہان پھر سپاہ — بحکم شہ بحر و بر عالی جاہ

زروئے عنایت کیا پھر طلب — ہوئے جلد جا کرکے حاضر جو سب

شہ بحر و بر بھی ہوئین ثناخوان — یہ فرمایا ہین یہ جو جنگی جوان

دلیر و شجاع اور ہین یل جنگ — کیا مصر ینکو ہی میدان مین تنگ

یہ فرمایا اور تمغہ بار دگر — گلے مین دیا ڈال پھر سر بسر

بتاتا ہون مین سب سے اے خوش لقا | کیا ہے یہ تمغۂ شجاعت عطا

نومبر کی چوبیس تاریخ تھی | عطا کیا تمغہ بلطف و خوشی

یہ ہے خلق ملکۂ عالی تبار | رعیت ہے راضی سپاہ جان نثار

در دولت ملکۂ عالی جاہ | امیر و گدا کا ہے امید گاہ

جو لندن مین دریا ہے اک ٹیمس نام | کہ پاتا ہے فیض اس سے عالم تمام

کہ ہے پانی اسکا بہت آبدار | مصفا و شیرین و ہے خوشگوار

جو بہتا ہے لندن کے وہ درمیان | یقین جان اسکا نکر کچھ گمان

مجھو نہین ہیکا لندنمین چاہ | اسیکے ہے پانی کی عالم کو چاہ

کہ حیوان انسان جو ہین جاندار | اسیکا ہیین پانی لیل و نہار

اور ہر سمت اوس سے ہین نہرین روان | بطرز پسندیدہ اے مہربان

جو ہے سیر اسکی عجب جانفزا | کہون چشمۂ جنت تو ہے یہ بجا

جو ہی وسٹ منسٹر وہان خانقاہ | وہ کیا بسائیونکا ہی معبود گاہ
کہ گرجا جسے کہتے ہین خاص و عام | بنا ہی تکلف سے بس وہ تمام
فلک قدر شاہونکا ہی وان مزار | خدایا رہے تا ابد بر قرار
بیان کرتے ہین موبدان کہن | یہ گرجا قدیمی ہی ای جان من
ہوا مجھکو ہی اسطرح آشکار | برس گذرے تعمیر کو یکہزار
اولچ آرسنل اک مکان عالی شان | کہ رفعت مین ہی ہمسر آسمان
ڈھلی جاتی ہین کل سے توپین وہان | جنھین دیکھ حیران ہو وہم و گمان
کلین ایسی اسمین ہین ای ذی قدر | کہ بیکل ہوا دیکھ انکو بشر
جو توپین وہان لاکھون طیار ہین | سو کل بھی سب اُسکے ہوشیار ہین
محمد رضا خان ہین کرتے بیان | ڈھلی میرے آگے تھی اک توپ وان
کہ سو من وزن اسکا تھا ای عزیز | یہ کہتا ہون مین سچ تو کرنا تمیز

وزن ایک ٹن کا کرون مین بیان — کہ من اٹھائیس ہووے اے مہربان

علاوہ ازین لو وہ توپین ہزار — ڈھلین ایکدم مین بسی خودی وقار

غرض کل سے ہوتے ہین کل وہ اپنے کام — خدایا تو رکھ اُسکو قائم مدام

جہاز ایک دیکھا تھا جنگی وہان — چڑھین اوسپہ توپین چھتین بیچ کلان

ہر اک توپ مین ای ستودہ شعار — کہ چھ من بارود آتی ہے ایکبار

بتاتا ہون گولے کا اُسکے وزن — سمجھ اُسکا گولہ تو چھبیس من

نہ لا اس مین کچھ شک اگر ہی ذکا — یقین اسکو تو جان ای خوش لقا

جو الہو ہیگا وہان اک مقام — سکھے ناچ گھر اسکو عالم تمام

سمن بر قد و گلرخ مہوشان — پے رقص آتی ہین وان وہ دوان

تماشے عجائب غرائب وہان — وہ کرتی ہین ہر روز اے مہربان

اکھاڑہ جو اندر کہون ہی بجا — نہین اسمین کچھ فرق ای خوش لقا

ہی اک شہر لندن سی جو سات ٹاپو
بنا ہی وہین نام سن انیس ل

جہان مین بڑا دن تو یہ کی سکانا
بسا ہی قرینے سے بس تمام

جو کرنیل کپتان ہین عالی وقار
قدردان و منصف ستودہ شعار

رسالہ جو دوم ہی یہ فتح مند
کرنیل ہین اسکے ای ہوشمند

ز روی عنایات وہ عالی شان
سپہ پر جو لگئی بس وہ وان

دیکھا شہر بس دلکش و جانفزا
بسان بہشت برین دلکشا

جو سردار بہادر ہین عالی وقار
بیان کرتی ہین یون تجھ ای ہوشیار

محمد رضا خان ہی سن لی انکا نام
دلیر و شجاع ہین وہ عالی مقام

جو یہ شہر دلکش ہی مینو سواد
عجائب اک شی دیکھی ای خوش نہاد

جسی دیکھ حیران ہی عقل و گمان
عجب قدرت حق ہی ای مہربان

کہ جسم اسکا ہی مثل پھول خجند
رہی بیچ پانی کے ای باتمیز

نہ منھ اسکا ہی اور نہی دست و پا | نہ جنبش وہ کرتی ہی ای خوش لقا
مگر مثل گل ہیگا سارا بدن | بہ رنگ سفید کر یقین یہ سخن
کہ ہی پانی مسدود اک جگہ پر | وہ رہتی ہی پانی مین بس بیخطر
خورش ہی کرم اسکی ای ذی وقار | معین ہین وان مردمان ہوشیار
معین وہان پر جو ہین مردمان | کرم ڈالتے ہین وہ ہر روز وان
گرا جو کرم اسکے بس جسم پر | کرے جنبش اکدم وہین وہ تمر
ہوا وہ کرم غیب بس سر بسر | یہی ہی خورش انکی ای ذی وقر
علیحدہ کرم جو کہ اس سے گرا | خبر اسکی اسکو نہین کچھ ذرا
بیان کرتے ہین وان کے باشندگان | کہ ہین یہ کسی ملک کی مچھلیان
نہین انکے ہین بچے ای ہوشیار | وہ رہتی ہین پانی مین لیل و نہار
پھر اتا ہون اپنے قلم کی عنان | کرون ایک صاحب کا تمسے بیان

رسالہ جو دوم یہ ہے نیک نام — الٰہی رہے تا ابد شاد کام

کہ کرنیل ہیں اسکے وہ ذی وقار — فلک قدر ذی جاہ عالی تبار

بتاتا ہوں میں حال سن اب ذرا — وہ کرنیل سابق ہیں ای خوش لقا

کہ اب ہیں وہ جرنیل ذی [illegible] — ہوا اُون کا افزون ہی عز و وقار

کہ جکسین صاحب ہے سن اُنکا نام — دلیر و تنومند وہ عالی مقام

براؤن ہیں وہ ہے ہی مسکن گزین — بسان شہر بر زبان کر یقین

تبا ز آ کے سے جا کر جو حاصل کیا — عنایات کی بسکہ لا انتہا

کہ گئی ہو کے خرم و خوش لے عطا — سرافراز بند و نکو اپنے کیا

ترا لہ دہ قلعہ دار والی اور ذی وقر — عنایات کی جو بسان پدر

ہر اک [illegible] ال تن پر جو ہو وی زبان — نہ ہو سکے یہ انکا شمہ بیان

دعا ہے یہی میری شام و سحر — رہے شاد دائم وہ فرخ سیر

غرض اُنسے رخصت ہوا مہربان
سوے لندن پھر آئے شاہِ کیان

کہ اکیس دن تک کیا وان مقام
رہے شاد و خرم سن اے ذوالکرام

عجائب غرائب ہی ہر شے وہان
قلم اور زبان کو یہ طاقت کہان

کہ لکھے یا کرے وصف اُسکا بیان
بقسمیہ کہتا ہون اے مہربان

کیا مختصر سا ہی مین نے بیان
یقین اسکو جانین سبھی ہندیان

غرض بعد ازان سوے ہندوستان
روانہ ہوسے وانسے اے دلستان

سمندِ قلم کی عنان پھیر کر
کرون عزم سے راستیکے خبر

سنا ہی جو ہی روس کا بادشاہ
یہ رکھتا ہی دل مین خیال تباہ

کرے اہل لندن سے جنگ و جدال
وہ ہی فوج پر اپنے نازان کمال

سپہ رزم روس یان وہ سامان ہی
فلک دیکھکر جسکو حیران ہی

ارادہ یہ رکھتی ہی ہند کی سپاہ
کرے روس کو ایک دم مین تباہ

کرین روس کے شاہ کو بھی اسیر — مطابق حکم ملکۂ آفاق گیر

کہ ہر ہند کی جو سپاہ جنگجو — وہ رکھتی ہے دل سے یہ آرزو

کہ میدان مین ہو روس سے گرم جنگ — کرے قافیہ روس کا خوب تنگ

کرین ایسی کوشش بہنگام جنگ — گریزان ہوین روسیان بیدرنگ

باقبال ملکہ کے کشورستان — مٹادین مخالف کا نام و نشان

رہے ملک قائم نہ اورنگ و زر — کرین اسکے لشکر کو زیر و زبر

کہ پیش شہنشاہ ہو پھر آبرو — کہ ہون آگے ملکہ کے پھر سرخرو

جو ہین قیصر ہند کشور کشا — زروے نوازش حسن ای خوش لقا

فراوان گنج و دُر و بے بہا — کرین خلعت و تمغہ ہمکو عطا

یہی آرزو رکھتے ہین جان نثار — وہ جو ہین شہنشاہ گردون وقار

کہ ہون انکی خدمت سے پھر بہرہ یاب — قدمبوسی حاصل کرین پھر شتاب

خدا سے یہی سب کی ہیگی دعا | کہ لندن دگر بار پھر تو دکھا
غرض ہے یہی ای خجستہ سیر | قدمبوسی حاصل ہو بار دگر
عنانِ قلم کو پھراتا ہون مین | سوئے شاہ توفیق آتا ہون مین
کیا دشمنون سے جو قیصر کو پاک | سبھی مفسدونکو کیا جب ہلاک
تسلط ہوا اونپہ ملکہ جہان | ہوا تہنیت گو زمین و زمان
ہوا حکم یہ ملکہ ذو الاحتشم | خدیو کو دیا ہمنے تاج و علم
کرو مصر کا پھر اوسے بادشاہ | سزاوار اُسکو ہی تاج و کلاہ
سکندریہ مین تھا جو کہ توفیق شاہ | گیا حکم دشمن ہوا اب تباہ
چلو مصر مین حکمرانی کرو | بعیش و طرب زندگانی کرو
سنا حکم کے بیٹھ کر ریل پہ | ہوا داخلِ مصر با کر و فر
ستمبر کی چھبیس کو مہربان | سکندریہ سے آیا وہ شاہ جہان

جو قہر و مین آیا شتہ نیکنام | خلایق کا فوان پر ہوا ازدحام
سپاہ فرنگ کا دو رویہ پرا | سوار اور تلنگہ تھا ہر جا کھڑا
غرض ایسی شوکت سے توفیق شاہ | ہوا داخل قلعہ با عز و جاہ
مبارک سلامت کی ہر سو پکار | فلک نے کیا نقد انجم نثار
بڑی شان سے بانشاط و خوشی | لگا کرنے پھر مصر مین خسروی
ہوئی خواہش پھر یہ توفیق شاہ | کہ ہند اور لندن کی جملہ سپاہ
کیا جسنے احمد کا لشکر تباہ | کیا جسنے عربون پہ محشر بپا
اور احمد کے لشکر سے کی جسنے جنگ | ملاحظہ مین گذرے مع بید رنگ
غرض ایکدن وہ شہ بحر و بر | محل عابدین مین ہوا جلوہ گر
مرصع تھی کرسی جواہر نگار | ہوا رونق افزا وہ عالی تبار
بقدر مراتب یمین و یسار | ہوئے حاضر او سپا سبھی جان نثار

مقام معین سے لشکر چلا ۔ پڑا قہر رستم پہ اک زلزلہ

بدرسم شہانہ کیا جب سلام ۔ وزیرون سے بولا شہ ذوالکرام

کہ ہند اور لندن کا لشکر تمام ۔ بڑا ہی دلاور ہے اور نیک نام

کیا اسنے دشمن کو میرے ہلاک ۔ کیا مصر کو دشمنون سے ہی پاک

مین تمغہ اور انعام دونگا ضرور ۔ کرونگا بلاشک مین انکو سرور

سخن اب خوشی کا سناتا ہون مین ۔ سوے کشور ہند آتا ہون مین

شہ مصر کو جب ملا تخت و تاج ۔ خوشی سے وہ کرنے لگا وانہ راج

ہوا حکم ملکا سے ذی احتشام ۔ نہین چاہیے اب سپاہ کا قیام

کہ آئی یہان پر جو ہے ہند کی فوج ۔ روانہ وہ ہو جلد مانند موج

اور لندن کا جو ہے لشکر تمام ۔ نہین چاہیے اسکا بھی یان قیام

روانہ ہوئی فوج دلنسے شتاب ۔ ظفر اور اقبال تھا ہمرکاب

اور اکتوبر کی تاریخ چھ کو عسندریہ
چلا یہ رسالہ تو کر کے لنگر

غرض ایک ہفتہ مین آیا سوئیس
کنارہ سمندر کی ہنگام جو ویس

وہان سے اگن بوٹ پر ہو سوار
چلا جانب ہند لیل و نہار

غرض آیا بمبئی مین باعز و شان
فتح اور نصرت تھی ہمراہ وان

جو ہین سیٹھ بمبئی کے والا تبار
رہین شاد و خرم وہ لیل و نہار

جو دیکھا رسالہ ہوئے شاد کام
تکلف سے دعوت کی انی خوش خرام

ہر اک طرح کا نغمہ و ناو طعام
مہیا تھا سامان عشرت تمام

تکلف کا جلسہ تھا ای مہربان
تو مین مسرت تھا ہر اک وہان

غرض بعد ازان ریل پر ہو سوار
چلا پھر تو لکھنو کو لیل و نہار

اور اکتوبر کی اکتیس کو مہربان
ہوا داخلِ شہر یہ بیگمان

سبھی حاکمون سے یہ ہے التجا
مصنف کو اسکے صلہ ہو عطا

بفضل خداوند کون ومکاں	ہوا ختم یہ رزم کا داستاں
رہیگا نہ محروم اسی رند تو	جملہ اسکا پایگا بے گفتگو

خاتمۃ الطبع

بحمد اللہ کہ نادر تاریخ پردہ کشاے چہرۂ شاہد واقعات جنگ وجدال ملک مصر و نقاب بردار روے خریدۂ اہول نبرد و پیکار بے تردد فکر جو بنام جنگ نامہ مصر ہے جسکو کمال حزم و ہوشیاری سے بڑی تحقیقات کے ساتھ واقعہ ہر مقام کو ہو بہو گویا مشاہدہ براے العین کہنا چاہیے صاحب طبع بلند ذی فکر آسمان پیوند عندلیب بوستان صداقت قمری سروستان بلاغت راست گفتار در میدان خوش بیانی صدق مقال در عرصۂ شیوا زبانی محمد حسین خانصاحب رامپوری نے

واسطے یادگار روزگار کے حسب ایمائے قدرشناس علم وفن
تاریخ دوست سردار نامدار محمد رضا خانصاحب سردار بہادر
رجمنٹ دوم بنگال کیولری رئیس نامی بلدہ دارالسرور
رامپور کے نظم اردو مین تحریر کیا ہی اس واقعات تازہ مصر کو
نو لباس نظم دلکش کا خوب پہنایا کہ جسنے دیکھا بے اختیار
سبحان اللہ اوسکی زبان پر آیا بارے اندنون امداد ایزدی سے
تاریخ نادر الذکر حسب فرمایش سردار بہادر ممدوح کے بمقام لکھنؤ
مطبع نامی منشی نولکشور مین بماہ اپریل ۱۸۸۳ع مطابق
ماہ جمادی الآخرہ ۱۳۰۰ھ منطبع ہو کر آویزہ گوش روزگار ہوئی خدا تعالے
مقبول و پسندیدہ اہل عالم فرما دے بمنہ و کرمہ۔